## 20275 ـ ضرورت سے زيادہ مكان تعمير كرنا اور اس كى زكاۃ

**سوال**

ميں نے ايك حديث پڑھى ہے كہ: جس نے ضرورت سے زيادہ گھر بنايا تو روز قيامت وہ اسے اپنى پيٹھ پر لاد كر لائےگا.
اگر انسان ضرورت سے زيادہ گھر كى فرض كردہ زكاۃ ادا كرتا ہو تو كيا پھر بھى روز قيام تاسے اٹھا كر لائيگا ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

جس حديث كى طرف آپ نے اشارہ كيا ہے اس كے متعل ہم نہيں جانتے، ليكن جو ثابت ہے وہ يہ كہ جس شخص نے بھى دنيا ميں كوئى چيز چورى كى، يا كسى كا زبردستى حق چھينا، يا ميدان جنگ سے تقسيم غنيمت سے قبل مال غنيمت ميں خيانت كى وہ روز قيامت اپنى پيٹھ پر اٹھا كر لائيگا، جيسا كہ درج ذيل حديث ميں وارد ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم ہمارے درميان كھڑے ہوئے اور مال غنيمت ميں خيانت كا ذكر كيا اور اس معاملہ كو بہت عظيم قرار ديتے ہوئے فرمايا:

" ميں تم ميں سے كسى شخص كو بھى روز قيامت ايسے نہ پاؤں كہ اس كى گردن پر بكرى سوار ہو اور وہ ممياہ رہى ہو، اس كى گردن پر گھوڑا سوار ہو اور وہ ہنہنا رہا ہو.

اور وہ شخص مجھے كہے:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرى مدد كرو تو ميں كہوں:

ميں تيرے ليے كسى چيز كا مالك نہيں، ميں نے تجھے پہنچا ديا تھا "

اور اس شخص كى گردن پر اونٹ سوار ہو گا جو آواز نكال رہا ہو گا، تو وہ شخص مجھے كہے گا: اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم ميرى مدد فرمائيں تو ميں كہونگا:

میرے پاس تیرے لیے کچھ نہیں ہے، میں نے تو حکم پہنچا دیا تھا.

اور اس کی گردن پر خاموش سونا اور چاندی ہو، تو وہ کہے اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ میری مدد کریں، تو میں اسے کہونگا:

میں تیرے لیے کسی چیز کا مالك نہیں، میں نے تو پہنچا دیا تھا، اور اس کی گردن پر کپڑے حرکت کر رہے ہوں، تو وہ شخص کہے میری مدد کرو، تو میں کہوں: میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا، میں نے تو حکم پہنچا دیا تھا "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 2908 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1831 ).

ثغاء: بکری کے ممیانے کی آواز کو کہتے ہیں:

حمحمۃ: گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز کو کہتے ہیں.

رغاء: اونٹ کی آواز.

صامت: سونا اور چاندی ہے.

رقاع تخفق: کپڑے حرکت کر رہے ہونگے.

دوم:

رہا یہ مسئلہ کہ: مسلمان شخص کا اپنی اور اپنے اہل و عیال کی ضرورت سے زیادہ مکان بنانا تو اس کے متعلق ابن حزم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" علماء اس پر متفق ہیں کہ آدمی کا اپنے اور اپنے اہل و عیال کے سر چھپانے، اور سردی و گرمی اور بارش اور لوگوں کی نظروں سے بچنے کے لیے مکان بنانا فرض ہے، یا جو ہم نے بیان کیا ہے اس کے چھپانے کے لیے مکان حاصل کرنا فرض ہے...

اور اس پر متفق ہیں کہ جب آدمی اللہ تعالی کے سارے حقوق ادا کر دے تو پھر اس کا کمائی اور عمارت میں وسعت اختیار کرنا مباح ہے، پھر ان کا اس میں اختلاف ہے کہ کون مجبور ہے، اور کون مجبور نہیں " اھـ

دیکھیں: مراتب الاجماع ( 155 ).

مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ دنیاوی امور میں عدم وسعت اختیار کرے، اور جتنی ضرورت ہو اسی پر اقتصار

کرے، اس کی دلیل اسراف اور فضول خرچی سے ممانعت کے عمومی دلائل ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور کھاؤ پیئو اور اسراف و فضول خرچی مت کرو، یقینا اللہ تعالی فضول خرچی کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا الاعراف ( 31 ).

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل سے کام لیتے ہیں، بلکہ وہ ان دونوں کے درمیان معتدل طریقہ پر خرچ کرتے ہیں الفرقان ( 67 ).

امام ترمذی رحمہ اللہ نے خباب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" بندے کو مٹی کے علاوہ ہر چیز میں خرچ کرنے پر اللہ تعالی اجروثواب سے نوازتے ہیں، یا فرمایا: عمارت کے علاوہ "

سنن ترمذی حدیث نمبر ( 4283 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ نے خباب رضی اللہ تعالی کا قول نقل کیا ہے.

دیکھیں: صحیح بخاری حدیث نمبر ( 5672 ) حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ ضرورت سے زیادہ پر محمول کیا جائیگا " اھ

اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت سے بھی استلال کیا جائیگا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں مشغول ہونے سے پرہیز کرتے تھے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو بھی دنیاوی مال زیادہ ہونے سے بچنے کا کہتےہوئے فرمایا:

" اللہ کی قسم مجھے تمہارے فقیراور تنگ دست ہونے کا ڈر نہیں، لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم پر دنیا کھول دی جائیگی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کے مال کی فراوانی کی گئی تو تم بھی اسی طرح دنیا میں ایك دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگو گے جس طرح انہوں نے ایك دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کی، تو جس طرح دنیا نے انہیں ہلاك کر دیا تمہیں بھی ہلاك کر دے گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر ( 3158 ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 2961 ).

سوم:

مسلمان شخص جو گھر اپنے اور اپنے اہل وعیال کے لیے تیار کرتا ہے اس میں کوئی زکاۃ نہیں، چاہے اس کی کتنی بھی قیمت بڑھ جائے، اور جو گھر اور عمارت وہ کرایہ پر دینے کے لیے تعمیر کرتا ہے ان میں فی ذاتہ زکاۃ نہیں، بلکہ اس کا کرایہ جب نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال پورا ہو جائے تو کرائے پر زکاۃ ہو گی.

اور جو گھر فروخت کرنے کے لیے تعمیر کیے جاتے ہیں ان میں زکاۃ ہوگی، کیونکہ وہ تجارتی سامان میں شامل ہوتے ہیں، اس لیے سال پورا ہونے پر اس کی قیمت لگا کر اس کی زکاۃ نکالی جائیگی، اور زکاۃ کی مقدار اس کی اجمالی قیمت سے بیسواں حصہ ہے، اسم سئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 10823 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم .